REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۲۷   ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ   شمارہ ۴۴

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۲ر نومبر ۱۹۷۸ء   ۲ر نبوت ۱۳۵۷ ہش   ۳۰ر ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ر اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ ”حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ“۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳۰ر اخاء (اکتوبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال تاحال مدراس و کیرالہ کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ وہاں خیریت سے ہیں۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ آپ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

مقامی طور پر قادیان میں جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ

امروہہ میں جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی بارھویں سالانہ کامیاب کانفرنس

قادیان سے محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ و محترم ایڈیشنل ناظر صاحب امور عامہ کے علاوہ بعض دیگر افراد کی شمولیت

اترپردیش کی مختلف جماعتوں کے بکثرت نمائندگان کی شرکت اور علمائے سلسلہ کی پُر علمی تقاریر!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج اترپردیش

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ اترپردیش بھی مخصوص قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے صوبہ کے کسی مقام پر ہر سال کانفرنس منعقد کرکے احسن رنگ میں تبلیغی و تربیتی فریضہ انجام دینے کی توفیق پا رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بن رہی ہے۔ اس سال یہ کانفرنس امروہہ میں پُر وقار طور پر منعقد ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایات اور احباب جماعت کے تعاون سے خاکسار عبد الحق فضل صدر مجلس استقبالیہ اور مکرم حمید اللہ خان صاحب افغانی سیکرٹری، کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں جملہ امور انجام دیتے رہے۔ ۱۵ر اخاء (اکتوبر) کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے تحت اخویم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم قادیان سے معاونت کے لئے تشریف لے آئے۔ آپ کے ساتھ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ بھی تھے۔ خاکسار بھی ۱۷ر اخاء کو امروہہ پہنچ گیا۔

۳۰ر ستمبر کو خاکسار امروہہ میں کانفرنس کی تشہیر و اشاعت اور مقام و اجازت غیر مسلم مقررین کے ابتدائی امور احباب جماعت کے مشورہ سے طے کر گیا تھا۔ لیکن جیسا کہ علامہ اقبال نے دورِ حاضرہ کے علمائے سُوء کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے کہ ؎

دینِ مُلّا فی سبیل اللہ فساد

مخالفین احمدیت نے ایڑی چوٹی کا زور لگانا شروع کر دیا کہ کسی طرح یہ کانفرنس منعقد نہ ہو۔ اور حکامِ وقت کو ورغلانے کی پوری کوشش کی۔

ادھر احباب جماعت نے بھی حسب روایات اللہ تعالیٰ کے حضور پُرسوز دعاؤں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور ظاہری تدابیر بھی اختیار کیں۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی تمام کوششوں کو محض اپنے فضل و کرم سے ناکام کیا۔

محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ۲۰ر اخاء صبح ۸ بجے تشریف لائے۔ حسب پروگرام بس اسٹینڈ پر احباب جماعت نے شایانِ شان استقبال کیا۔ جناب ایس ڈی ایم صاحب نے جلسہ کی اجازت کے سلسلہ میں یہی وقت ملاقات کے لئے دیا تھا۔ موصوف کی قیادت میں ہم سب لوگ جناب ایس ڈی ایم صاحب کی جائے قیام پر پہنچے۔ اور اپنا موقف پیش کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں جلسہ کے انعقاد کی اجازت مل گئی اور مخالفین کی کوششیں ناکام ہوئیں۔

تشہیر

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ امروہہ نے اجازت ملتے ہی بڑے خلوص اور ہمت کے ساتھ والہانہ جذبہ کے ساتھ اپنی ڈیوٹیاں سنبھال لیں۔ پورے شہر میں اردو ہندی بڑے بڑے دیدہ زیب پوسٹر دیواروں پر چسپاں کئے۔ انگریزی میں دعوتی کارڈ معززین شہر میں تقسیم کئے۔ ہندی اردو ہینڈ بل تقسیم کئے اور لاؤڈ اسپیکر سے امروہہ کی گلیوں اور بازاروں میں کانفرنس کی تشہیر کی۔

۲۱ر اخاء ۱۰ بجے دن الحاج مولانا بشیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ تشریف لائے ریلوے اسٹیشن پر احباب جماعت نے موصوف کا شایانِ شان استقبال کیا۔ مخالفین کے دباؤ کے تحت افسرانِ بالا نے فریقین کے نمائندگان کو کوتوالی میں بلا کر افہام و تفہیم کا موقعہ پیدا کیا۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کا صلح و امن اور مذہبی رواداری کا موقف پیش کیا۔ اور آج کا پروگرام بھی ٹائپ شدہ پیش کر دیا۔ جس میں مسلم و غیر مسلم مقررین کے نام تھے۔ اور پیشوایانِ مذاہب کی عزت و تکریم بیان کرنے کے لئے یہ اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر جناب ایس ڈی ایم صاحب بھی موجود تھے۔ ڈی ایس پی صاحب نے مخالفین کو اچھی طرح جھنجوڑ کر بتا دیا کہ ہندوستان سیکولر اسٹیٹ ہے۔ یہاں سب کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ یہ لوگ اگر حضرت مرزا صاحب کو مذہبی رہنما مانتے ہیں تو کسی دوسرے کو بُرا منانے کی کوئی بات نہیں۔ لہٰذا کسی کو بھی دوسرے فریق کے بزرگان پر نکتہ چینی یا کیچڑ اچھالنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کا بہت بُرا نتیجہ نکلے گا۔ ان دنوں فرقہ وارانہ فساد ملک میں ہو رہے ہیں۔ لہٰذا فریقین کو صرف آج ایک دن جلسہ کرنے کی اجازت ہے۔ مخالفین نے ایک اعتراض یہ بھی پیش کیا تھا کہ ان کے جلسے میں کوئی مسلمان مقرر نہیں ہے۔ خاکسار نے اس کا یہ جواب دیا کہ ہم لوگ خود مسلمان ہیں۔ جو مقرر بھی ہیں اور کنوینر بھی۔ بتائیے کہ کیا ہم لوگ مسلمان نہیں ہیں؟ اس پر وہ خاموش اور لاجواب ہو گئے۔

جلسہ گاہ

کانفرنس کے مقام انعقاد کا اہم سوال تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ محلہ بسادن گنج جہاں احمدی بھائیوں کے زیادہ مکانات ہیں اس کے بالکل قریب ہندو ڈگری کالج کا وسیع گراؤنڈ ہے جو رام لیلا گراؤنڈ کہلاتا ہے۔ سات سال قبل ۱۹۷۱ء میں بھی یہاں احمدیہ کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲ نبوت ۱۳۵۷ ہش!

لازمی و دیگر چندہ جات اور احباب جماعت کا فرض!

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس موجودہ زمانہ کی ہدایت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور اس امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی داغ بیل ڈلوادی۔ اور جماعتِ احمدیہ ہی ایک ایسی فعّال جماعت ہے جو اس وقت ساری دُنیا میں جس رنگ میں اسلام کی خدمت کر رہی ہے اس کی مثال ملنی مشکل ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ جماعت کا سارا بوجھ جماعتِ احمدیہ کے افراد ہی اُٹھاتے ہیں۔ احباب جماعت خواہ جس طور پر بھی مالی قربانی کریں جماعتی چندہ جات میں وہ نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان چندہ جات میں سے بعض ایسے چندے ہیں جو طوعی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لازمی چندہ جات قرار دیا ہے۔ جیسے چندہ عام۔ حصہ آمد۔ جلسہ سالانہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متقین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

یعنی متقی اور پرہیزگار لوگ وہ ہیں جو نماز ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اموال میں سے خدا تعالیٰ کے راستہ میں اور اس کے دین کی خاطر خرچ کرتے رہتے ہیں۔ یعنی گویا کہ ان کی عبادت نصف ہے اور باقی نصف انفاقِ مال فی سبیل اللہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے جہاں پر بھی اعمالِ صالحہ بجالانے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انفاقِ مال کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے!!

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ کام آخر ہو کر رہے گا۔ اور کسی روک کی وجہ سے چاہے کتنی ہی بڑی ہو اس سے یہ کام نہیں رُک سکتا۔ آپؑ کا الہام ہے يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ یعنی تیری امداد وہ لوگ کریں گے جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔

پس مجھے روپیہ کی فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ایسے آدمی لائے گا جن کے دلوں میں الہاماً وہ یہ تحریک پیدا کر دے گا کہ جاؤ اور چندے دو۔ اس کے لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر ہماری جماعت کا ایمان بڑھ جائے تو موجودہ چندوں سے چار گنا کیا اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں“

مندرجہ بالا فرمانِ خداوندی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ جو جماعتیں ترقی کرنے والی ہوتی ہیں اور سچائی پر قائم ہوتی ہیں۔ اُن کا قدم ترقی اور قربانی کے ہر معیار میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ احباب کرام جانتے ہیں کہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی ہر احمدی کے لئے فرض ہے۔ اور ان چندہ جات کو جیسے بھی ہو بروقت ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان لازمی چندہ جات میں سے ایک چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ جلسہ سالانہ اب بہت قریب آ رہا ہے اور اب صرف قریباً ڈیڑھ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اگر اس مد میں سو فیصد ادائیگی نہ ہو تو جلسہ سالانہ کے انتظامات متاثر ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ہر محکمہ میں ہر کام کے لئے پہلے خرچ کا بجٹ تیار ہوتا ہے اور جُوں جُوں اس مد میں رقم آتی جاتی ہے وہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچتا جاتا ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ کے علاوہ ایک چندہ درویش فنڈ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اہلِ ثروت کے نام ایک پیغام میں فرمایا:-

”درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعۂ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر سی بستی تک محدود ہے۔ وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دُنیا باوجود اپنی وسعتوں کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اُن کے ذرائعِ معاش محدود ہیں۔ ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اُن کی ہر طرح امداد کریں“

کتنے پیارے الفاظ ہیں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے کتنی عزت اور قدر ہے درویشانِ کرام کی امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں۔ اور کتنا مقام ہے بزرگ درویشوں کا اُن کے آقا کے حضور!؟ تو کیا آپ سب کا فرض نہیں بنتا کہ اس قابلِ قدر ارشاد کی موجودگی میں اس مد میں بھی اپنے بھائیوں کی امداد کریں۔ یقیناً حق بنتا ہے۔ بہت سے مخیّر احباب اس تحریک میں بھی حصہ لے کر ثوابِ دارین حاصل کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک چندہ مد مرمت مقاماتِ مقدسہ الدّار کا بھی ہے۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے درویشانِ کرام کو مخاطب کر کے کیا خوب فرمایا تھا کہ ؎

خُدا نے بخشی ہے الدّار کی نگہبانی
ہم اس سے دُور ہیں تم اس مکاں میں رہتے ہو

یہ وہی الدّار ہے اور یہ وہی مقدس مقامات ہیں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی مبشّر اولاد چلتی پھرتی رہی ہے۔ اب یہ مقامات ایک لمبا عرصہ گزارنے کے بعد قابلِ مرمت ہو چکے ہیں۔ اور یہ مقدس مقامات جن پر پوری جماعتِ احمدیہ کا یکساں حق ہے۔ قادیان میں رہنے والوں کے پاس بطور امانت محفوظ ہیں۔ اور اس قابلِ قدر امانت کا موجودہ جماعت اور آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رکھنا ہم سب کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان کے علاوہ ایک مد چندہ شادی فنڈ کی بھی ہے۔ جس میں سے بعض بیوگان اور زیادہ غریب درویشوں کو اُن کی بیٹیوں کی شادی کے اوقات میں امداد دی جاتی ہے۔ کیونکہ ہر باپ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی بہتر طور پر کر سکے۔ اور اُس کو ہر ممکن خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اسباب و ذرائع سے محرومی اور بے مائگی کی وجہ سے ایسے باپ کے کیا جذبات ہو سکتے ہیں یہ ہر صاحبِ اولاد بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ اس مد میں بھی آپ کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ہر صاحبِ استطاعت پر فرض ہے۔ ”ایک دفعہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو عورتیں آئیں جن کے ہاتھ میں سونے کے دو کڑے تھے تو حضورؐ نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم کو قیامت کے دن سونے کی بجائے آگ کے کڑے پہنائے جائیں۔ جس پر اُن دونوں عورتوں نے فوراً زکوٰۃ ادا کر دی“ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۹۰)

”صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ“ ایک عظیم منصوبہ جو ۷۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سامنے رکھا۔ یہ تحریک، احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب سے قریب تر لانے والی تحریک ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ اور جنہوں نے تاحال وعدے نہیں کئے اُنہیں جلد سے جلد اس بابرکت تحریک میں بھی وعدے لکھوا کر ادائیگی شروع کر دینی چاہیئے۔

اُوپر ہم نے بعض تحریکوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک جماعتی چندہ جات ہیں۔ جن میں حصہ لے کر احباب جماعت خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضامندی حاصل کر سکتے ہیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل و رحم سے ہم سب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاطر ہر قسم کی مالی۔ جانی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے

آمین اللّٰھم آمین

جاوید اقبال اختر

خطبہ جمعہ

رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتِ عام نے دُنیا کی ہر چیز کا احاطہ کیا ہُوا ہے

آپ نے ہر چیز خواہ وہ جاندار ہو یا غیر جاندار کے حقوق کی تعیین فرمائی اور پھر ان کی حفاظت کا سامان کیا

رُوحانی میدان میں آپ نے انسانوں کیلئے اس قدر ترقیات کے دروازے کھولے ہیں کہ اُن کا کوئی شمار نہیں

آپ کے ہم غریب اور عاجز بندوں پر اس قدر احسانات ہیں کہ ہماری روح اور ہمارا دل آپ پر کثرت سے درود بھیجنے پر مجبور رہے ہے!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۳؍تبوک ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۳؍ستمبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ (الاعراف آیۃ ۱۵۷) کہ میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ نیز ہر چیز جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی اور جس کا اس کی ربوبیت نے اور رحمت نے احاطہ کیا ہوا ہے وہ انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے اور انسانِ کامل کو پیدا کرنا مقصود تھا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ ہر چیز انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے اس لئے اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً (لقمٰن آیۃ ۲۱) کہ

ظاہر و باطن کی نعمتیں

نعمتیں کثرت کے ساتھ انسان پر نازل ہوتی ہیں اور وہ گنی نہیں جا سکتیں۔ دوسری جگہ آیا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہیں سکتے۔ ان رحمتوں کو ظاہر کرنے کے لئے اور ایسے سامان پیدا کرنے کے لئے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی ان وسیع رحمتوں کا عرفان حاصل کرے ایک ایسی ہستی ایک ایسا انسان پیدا کیا گیا جس کو ایسی استعدادیں دی گئیں جو پورے طور پر نشوونما حاصل کر چکی تھیں۔ وہ انسانوں کی طرف بھیجا گیا تاکہ انسان کو بتایا جائے کہ جب خدا کا کوئی بندہ خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ سلوک یہ ہوتا ہے کہ ہر چیز جو خدا نے پیدا کی ہے وہ اسی کی ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی اتنی رحمتیں اور اتنے فضل اور انعام اس بندے پر نازل ہوتے ہیں کہ جن کا حد و شمار نہیں۔

اسی غرض کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا اور کہا گیا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء آیۃ ۱۰۸) ہم نے تجھے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ یہ فقرہ تو بہت چھوٹا ہے لیکن اس کے معانی نے دنیا کی ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

پہچاننے کے لئے اور آپ کی عظمت اور آپ کے جلال کو جاننے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے ذہن میں یہ بات حاضر ہو کہ آپ کس معنی میں اور کن کے لئے رحمت ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی شکل میں جو شریعت آپ کے ذریعہ انسان کو دی جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو ہمیں وہ عجیب کتاب نظر آتی ہے جسے ہم قرآن عظیم کہتے ہیں یا ہم قرآن کریم کہتے ہیں یا ہم قرآن مجید کہتے ہیں۔ ہر بات جس کی انسان کو ضرورت تھی، جس کے نتیجہ میں انسان نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرنا تھا۔ اور ان سے حصہ لینا تھا وہ راہیں جن پر چل کر انسان نے خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا تھا وہ سب اس عظیم کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔

قرآن کریم نے جو یہ کہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یہ کس معنی میں ہے کیونکہ اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمتوں اور اس کی عظیم صفات کا اس کی کبریائی اور جلال اور عظمت کا عرفان دیا جائے اس لئے ضروری ہے کہ ہمیں یہ علم ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کن معنی میں رحمت ہو کر آئے۔

قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ

خدا تعالیٰ کی رحمت

اس کی دو صفات کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے ایک اس کی رحمانیت ہے اور دوسرے اس کی رحیمیت ہے۔ خدا رحمٰن ہے اور رحیم ہے اس کی رحمان ہونے کی صفت کا ربوبیت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے دنیا کی ہر چیز جس کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پرورش کرتا ہے اور ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ وہ انسان کے لئے فائدہ مند بن جائے کیونکہ ہر چیز انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم اور آپ کا وجود بے جان چیزوں کے لئے بھی رحمت ہے ایک تو جاندار چیزیں ہیں جن میں چوپائے بھی ہیں پرندے بھی ہیں چرند بھی ہیں اور انسان بھی ہیں اور ایک بے جان چیزیں ہیں مثلاً ستارے ہیں گیلیکسیز (GALAXIES) ہیں، درخت ہیں پانی ہے اجناس ہیں وغیرہ وغیرہ بے شمار چیزیں ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم نے بے جان چیزوں کے حقوق کو بھی بیان کیا ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی اس ہدایت کے ذریعہ سے ان حقوق کی حفاظت بھی کی گئی ہے۔ پس آپ کی رحمت بھی خدا تعالیٰ کی رحمتوں کی وسعتوں کے ماتحت ہے انسان خدا تعالیٰ کی وسعتوں کو تو نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اپنے کمال کو پہنچا ہوا انسان جتنا کامل بن سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کمال کو حاصل کیا ہے اور آپ کی لائی ہوئی شریعت نے ہر چیز کا حق بتایا ہے اور اس کی حفاظت بھی کی۔

بنیادی طور پر قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ ہر چیز کا یہ حق ہے کہ جس غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے اس کا استعمال نہ کیا جائے۔ ہر مخلوق کا یہ حق اسلام نے قائم کیا ہے اور اسلامی تعلیم نے اس کی حفاظت کی ہے مثلاً فرمایا لَا تُسْرِفُوْا (الاعراف آیت ۳۲) اسراف نہ کرو۔ اسراف کے معنی ہی خدا تعالیٰ کے قانون کی حدود سے تجاوز کرنا ہے پس اس کے یہی معنی بنتے ہیں کہ ہر چیز کے متعلق خدا تعالیٰ نے کچھ قانون بنائے ہیں۔ ان کی پیدائش کی کوئی غرض بیان کی ہے اس کے خلاف تم نے اس کو استعمال نہیں کرنا انسان جب بھٹکتا ہے، اور بسا اوقات بھٹکتا اس وقت زیادہ ہے جب وہ

علم کے میدان میں

اور تحقیق کے میدان میں کافی آگے نکل چکا ہو تو وہ دنیا کے لئے عذاب اور ہلاکت کے سامان پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ ایٹم کی طاقت کا غلط استعمال ہمیں بتا رہا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اشیاء کے لئے بھی رحمت ہیں کیونکہ آپ ایسی تعلیم لے کر آئے جس نے انسان کو یہ بتایا کہ دیکھو یہ اشیاء خاص غرض کے

لیے پیدا کی گئی ہیں اور ان اغراض کے لئے ہی ان کا استعمال ہونا چاہیئے۔ اور جو قوانین ان کو GOVERN (گورن) کرنے والے ہیں ان سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد ہم جانداروں کو لیتے ہیں۔ یہ ایسی عظیم کتاب ہے کہ اس نے جانداروں کے حقوق بھی قائم کئے ہیں اور ان کی حفاظت کی ہے بعض جاندار ایسے ہیں کہ جن کی افادیت ان کی غذائیت میں نہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو اس لئے نہیں پیدا کیا کہ انسان ان کو کھائے مثلاً سؤر ہے یا درندے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے اسلام نے،

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت

نے نہیں کہا کہ ایسے جانداران کی افادیت ان کے کھانے میں نہیں بلکہ اور چیزوں میں ہے تو جس غرض کے لیے ان کو پیدا کیا گیا ہے اس غرض کے لیے ان کو استعمال کرو (یہ بڑا لمبا مضمون ہے سانپوں کے متعلق مکھیوں کے متعلق اسی طرح دیگر چیزوں کے متعلق بہت گفتگو کی جا سکتی ہے تھوڑی بہت میں بھی کر سکتا ہوں لیکن اس وقت میں اس تفصیل میں نہیں جاؤں گا) اسلامی تعلیم یہ ہے کہ خدا کے قانون کو توڑنا نہیں، حدود سے تجاوز نہیں کرنا، اسراف نہیں کرنا۔ اسی طرح جو چیزیں انسان کے کھانے کے لیے بنائیں ان کے متعلق بھی کہا کہ اسراف نہیں کرنا۔ کھانے کے لحاظ سے اسراف کئی طور پر ہو سکتا ہے جسم کی ضرورت سے زیادہ کھانا بھی اسراف ہے (جسم کی ضرورت سے کم کھانا بھی غلط ہے لیکن زیادہ کھانا اسراف اور ضیاع ہے) اور ایک اسراف اس طور پر ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہوئے اغذیہ یعنی غذاؤں میں سے بعض کو اپنی غفلت اور نالائقی کی وجہ سے اور بے پرواہی کی وجہ سے ضائع کر دے اور تلف کر دے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی پلیٹ میں اتنا ہی سالن ڈالا کرو کہ ایک لقمے کا سالن بھی ضائع نہ ہو کھانے والی چیزوں میں میں نے جو سالن کی مثال لی ہے یہ غیر جاندار چیزوں پر بھی اطلاق پاتی ہے لیکن .... اونٹ کا گوشت ہے بکرے کا گوشت ہے ان کا بھی سالن پکتا ہے پھر کہا کہ جنگلوں میں جو آزاد جانور پھرتے ہیں تم محض شوقیہ ان کا شکار نہ کرو کہ تمہیں ضرورت تو نہیں شکار کرو اور پھر پھینک دو اس سے منع کیا اس سے منع کیا کہا کہ جتنے کی ضرورت ہے اتنا شکار کرو کیونکہ وہ پیدا ہی انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کئے گئے ہیں۔ پھر جو پالے ہوئے جانور ہیں مرغیاں اور دوسری چیزیں ہیں ان کو دکھ دینے سے آپ نے بڑی سختی سے منع کیا۔ ہر جاندار کے متعلق کہا کہ ان کی تکلیف کو دور کرنا ہے جانداروں کے متعلق، غیر انسانوں کے متعلق یہ تعلیم دی کتے اور بلی تک کے متعلق کہہ دیا کہ ان کا خیال رکھنا بڑے ثواب کا کام ہے گھر کے پالتو جانوروں کے متعلق کہا کہ ذبح کرتے وقت بھی اس بات کا خیال رکھو کہ ان کو تکلیف نہ ہو کم سے کم تکلیف میں ان کی جان نکلے کیونکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ انسان ان کو کھائے اسی مقصد کے لئے ان کو پیدا کیا گیا ہے لیکن ان کو تکلیف پہنچا کر تو انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ غرض اس معنی میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔

پھر انسان ہے۔ بنی نوع انسان ان میں کافر بھی ہیں اور مومن بھی ہیں

خدا تعالیٰ کی رحمانیت

کا تعلق کافر سے بھی ہے اور اس کے جلوے کافر دیکھتا ہے اور اس کی رحمانیت کا تعلق مومن سے بھی ہے اور اس کے جلوے مومن دیکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کی حیثیت سے رحمانیت کے بھی مظہر کامل ہیں۔ چنانچہ اسلامی تعلیم ایک غیر مومن کے (جو ابھی اسلام نہیں لایا) حقوق کو بھی قائم کرتی ہے اور ان کی حفاظت بھی کرتی ہے میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے کہ اس وقت کی مہذب دنیا کا مزدور اپنے حقوق کے حصول کیلئے جدوجہد تو کر رہا ہے لیکن اس کے حقوق کا اسے علم نہیں نہیں جانتا میرا حق ہے کیا یہ قرآنی ہدایت کا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے کہ آپ نے انسان کو بتایا کہ تیرا حق کیا ہے اور پھر تعلیم دی کہ یہ حقوق بہرحال ادا ہونے چاہئیں لیکن انسان صرف مزدور کی حیثیت میں تو اس دنیا میں زندگی نہیں گزارتا۔ یہ ایک ایسا جاندار ہے جو گہرے جذبات رکھتا ہے چنانچہ انسان مومن ہو یا کافر

اس کے جذبات کا خیال رکھا اور ان میں کوئی تفریق پیدا نہیں کی۔ بعض دوسرے مذاہب نے بعض باتوں میں تفریق کی ہے لیکن اسلام نے انسان انسان میں کوئی تفریق پیدا نہیں کی جہاں تک انسانی جذبات کا تعلق ہے مومن اور کافر میں فرق نہیں

انسانی جذبات برابر ہیں

ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ اسے خواہ مخواہ طعن و تشنیع نہ کیا جائے۔ ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ بلا وجہ اس کے فضول القاب نہ رکھے جائیں، برے نام نہ رکھے جائیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ قید نہیں لگائی کہ بغیر کہ وہ مسلمان ہے یا کافر یہ کہا کہ انسان کے برے برے نام نہیں رکھنے۔ برے نام رکھنے سے اور طعن و تشنیع کرنے سے منع کیا خواہ کوئی مومن کے نام رکھے تب بھی برا اور [illegible] کافر کے نام رکھے تب بھی برا اور [illegible] لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات آیت ۱۲) کے علاوہ فرمایا وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج آیت ۳۱) کہ جھوٹ نہیں بولنا۔ یہ نہیں کہا کہ مسلمان کے خلاف جھوٹ نہیں بولنا بلکہ اسلام نے کہا کہ کسی کے خلاف کبھی جھوٹ نہیں بولنا اور ہر ایک کے حق میں اور ہر ایک کے متعلق سچی بات کہنی ہے جھوٹ ہرگز نہیں بولنا پھر اسلام نے کہا کہ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (النساء آیت ۱۱۳) کسی انسان پر بہتان نہیں باندھنا اسلام نے یہ نہیں کہا کہ مسلمان پر بہتان نہیں باندھنا بلکہ کہا کہ کسی انسان پر بہتان نہیں باندھنا انسان کے حقوق کی حفاظت کی اس نے جو قصور نہیں کئے خواہ مخواہ اس پر بہتان لگا کر یہ نہ کہا جائے کہ اس نے یہ قصور کیا ہے یا گناہ کیا ہے پھر

اسلام کہتا ہے

کہ انصاف پر قائم رہتے ہوئے سچی گواہی دینی ہے كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ (النساء آیت ۱۳۶) اسلام یہ نہیں کہتا کہ مسلمان کے حق میں سچی گواہی دینی ہے اور کافر کے خلاف بے شک جھوٹی گواہی دے دو اسلام کی یہ تعلیم نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ رحمۃ للعالمین ہیں مومن اور کافر سب کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ پھر اسلام کہتا ہے۔ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭاِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (المائدہ آیت ۹) اسلام کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ عدل و انصاف کو قائم رکھنا ہے اسلام یہ نہیں کہتا کہ اگر کوئی غیر مومن ہے اور غیر مسلم ہے تو اس پر ظلم کرنا جائز ہے بلکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ جتنا ایک مسلمان پر ظلم کرنا برا ہے اتنا ہی غیر مسلم پر ظلم کرنا برا ہے اور خدا تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہے اور گناہ ہے اور خدا تعالیٰ کے غضب کو مول لے لینے والی بات ہے۔

بعض مذاہب کی طرح اسلام یہ نہیں کہتا کہ مومن یا مسلمان سے سود نہ لے اسلام یہ کہتا ہے کہ کسی سے بھی سود نہ لے خواہ وہ عیسائی ہو یا یہودی یا ہندو ہو یا سکھ ہو یا کوئی بدھ مذہب ہو، کمیونسٹ ہو

سود کسی سے بھی نہیں لینا

میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا میں ہر چیز کی چھوٹی چھوٹی مثالیں دے رہا ہوں جس وقت بعض قومیں کسی علاقہ پر غالب آجاتی ہیں تو وہ یہ بھی کیا کرتی ہیں کہ سود کے ذریعے سے استحصال دولت کرتی ہیں۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ سود کے ذریعہ سے دولت سمیٹنے کے لئے غیروں کو نشانہ نہ بناؤ بلکہ یہ کہا کہ کسی سے بھی سود نہیں لینا۔ پھر اسلام یہ نہیں کہتا کہ مسلمان کو گالی نہیں دینی بلکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ غیر مسلم کو جو اسلام پر ایمان نہیں لایا اس کو بھی گالی نہیں دینی، ان کے خداؤں کو بھی گالی نہیں دینی شرک ہے، یہ اتنا بڑا ظلم ہے لیکن اسلام کہتا ہے کہ ان کے بتوں کو بھی گالی نہیں دینی۔ پس اسلام نے انسان کے حقوق بھی قائم کئے ہیں اور انسان کے حقوق کی حفاظت بھی کی ہے میں نے چند مثالیں دی ہیں ورنہ سارا قرآن کریم

اس سے بھرا ہوا ہے۔

میں جب ۶۷ء میں لنڈن گیا تو ایک جگہ کچھ غیر مسلم اکٹھے ہوئے تھے اور مجھے وہاں تقریر کرنی پڑی۔ میں نے سوچا کہ ان کو یہی باتیں بتاؤں چنانچہ میں نے آدھ گھنٹہ یہی باتیں لیں اور ان کو بتایا کہ تم اگرچہ اسلام پر ایمان نہیں لاتے مگر اسلام پھر بھی تمہارے جذبات کی اور تمہارے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور اُن کو مثالیں دے کر بتایا

اسلامی تعلیم بہر حال مؤثر ہے

اور اس کا اُن پر اثر ہوا۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے جان چیزوں کے لئے بھی رحمۃ للعالمین ہیں اور جانداروں کے لئے بھی اور کافروں کے لئے رحمۃ للعالمین ہیں اور مومنوں کے لئے بھی

اب ہم انسانی حقوق سے آگے بڑھ کر اور بلند ہو کر روحانی حقوق میں داخل ہوتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روحانی میدانوں میں انسان کے لئے اس قدر روحانی ترقیات کے دروازے کھولے ہیں کہ جن کا شمار نہیں۔ روحانی ترقیات میں پہلی بات جو انسان کا دماغ سوچتا ہے۔ مثلاً اگر کسی عیسائی یا ہندو کو اسلام کی صداقت سمجھ آجائے تو پہلی بات وہ یہ سوچے گا کہ پچاس سال میری عمر ہو گئی میں بتوں کو پوجتا رہا، مشرک کرتا رہا، کبیرہ گناہ میں نے کئے، لوگوں کے میں نے حقوق مارے انسانوں پر ظلم کئے، بداخلاقیاں کیں، غلط طریق سے مال اکٹھے کئے، سود کے ذریعہ سے پیسا سمیٹا، اس قدر گناہ ہیں کہ ان کا شمار نہیں گناہوں کی یہ گٹھڑیاں اُٹھا کر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤں تو میرے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ مومن کا، ایمان لانے والے کا پہلا سوال زبانِ حال سے یہی ہے چنانچہ اعلان کر دیا کہ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔ (الزمر آیت ۵۴) کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عالمین کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں۔ اس لئے تمہیں کوئی خوف نہیں ہے۔ اگر تم ایمان لے آؤ، اگر تم

سچی توبہ کر لو

اگر تم یہ عہد کر لو کہ آئندہ ان گناہوں کو ترک کر دو گے، اور اسلام کی بتائی ہوئی نیکیوں پر قائم ہو جاؤ گے تو تمہارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

دوسرا خیال جو اسلام لانے والے انسان کے دماغ میں آ سکتا ہے۔ اور آنا چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں کہ روحانی ترقیات کے لئے بڑا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ میں انسان ہوں کمزور انسان ہوں بشری کمزوریاں میرے ساتھ لگی ہوئی ہیں کوشش کے باوجود بھی غفلت اور سستی کے لمحات بھی میری زندگی میں آئیں گے کچھ گناہ بھی مجھ سے سرزد ہو جائیں گے۔ کچھ نیکیاں مجھ سے چھوٹ جائیں گی تو میرا حشر کیا ہوگا؟ کیا ایمان لانے کے بعد بھی مجھ کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا؟ خدا تعالیٰ نے اس جگہ یہ اعلان کر دیا کہ اگر تم نیک نیتی سے اور پوری توجہ کے ساتھ نیکیوں پر قائم رہو گے تو تمہاری نیکیاں اپنی جگہ پر ہوں گی لیکن تمہاری جو غلطیاں اور گناہ اور قصور ہیں وہ اللہ تعالیٰ سب معاف کر دے گا اور اپنی مغفرت کی چادر میں تمہیں لپیٹ لے گا اس لحاظ سے ایک مومن کے لئے آپ رحمت بن کر آئے۔

تیسرا سوال جو ایک سمجھدار انسانی دماغ سوچ سکتا ہے کہ اگر میں اسلام لے آؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ یہ

بڑا ضروری سوال

ہے۔ انسانی فراست اور انسانی عقل یہ سوال کرتی ہے کہ اگر میں اسلام لے آؤں اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤں، اگر میں قرآن کریم کو سچی کتاب سمجھوں اور اس پر عمل کروں تو مجھے کیا ملے گا؟ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کو ہمارے لئے اسوہ بنایا ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا ؕ (الاحزاب آیت ۲۲) اور یہ اعلان کر دیا کہ میں نے ایک مثال سامنے رکھ دی ہے۔ یہ ہے ہمارا بندہ، ہر لحاظ سے ہمارا کامل اور مکمل انسان جس نے اپنی ساری روحانی استعدادوں کی کامل نشوونما پانے کی ہمارے فضل سے توفیق پائی ہے۔ یہ تمہارے سامنے کامل نمونہ ہے۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران ۳۲) تم اس کی اتباع کرو تو تمہاری استعدادوں کے مطابق تمہیں وہی کچھ مل جائے گا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی استعدادوں کے مطابق خدا سے ملا اس کو

ہم محاورہ میں کہتے ہیں

کہ اتنا ملنا کہ OVER FLOW (اوور فلو) کر جائے برتن چھلک جائے اتنا ہو کہ جھولی میں نہ سما سکے۔ خدا تعالیٰ تو اتنا دیتا ہے کہ اگر انسان صحیح راستہ پر گامزن ہو تو اس کی استعداد کے مطابق اس کو سب کچھ مل جاتا ہے اور کوئی کمی نہیں رہتی۔

لیکن یہ تو اصول ہے ملتا کیا ہے؟ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کے مطابق جو سب کچھ ملتا ہے وہ سب کچھ ہے کیا؟ پہلے تو کہا کہ سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے پھر فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں رحمت ہیں کہ اگر انسان آپ کی اتباع کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کا عشق اسے بخشا جائے گا اور معرفتِ الٰہی کے بعد خدا تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کی جائے گی اور اس کے نتیجہ میں اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ غیر اللہ سے کامل رہائی حاصل ہو جائے گی اور جو تکیہ کیا جاتا ہے کسی شے پر یا کسی انسان پر یا کسی جتھے پر یا کسی سیاسی اقتدار پر یا کسی حکومت پر یا کسی بین الاقوامی تنظیم پر اس کا کوئی سوال نہیں رہے گا بلکہ غیر اللہ سے پوری رہائی حاصل ہو جائے گی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کا عشق انسان کے دل میں پیدا ہو جائے گا تو محبت اور عشق کا ایک نتیجہ تو یہ نکلا کہ غیر اللہ سے رہائی حاصل ہو جائیگی اور دوسرا نتیجہ یہ نکلے گا کہ خدا تعالیٰ کو پہچاننے کے بعد خدا تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے بعد اس کی محبت دل میں پیدا ہو جانے کے بعد انسان گناہوں سے نجات حاصل کر لے گا گناہ پر جرأت نہیں کرے گا

ہمارا دماغ ہمیں یہ پوچھتا ہے کہ ہمیں اور کیا ملے گا

خدا کہتا ہے

کہ تمہیں اس دنیا میں جنت مل جائے گی محض جنت نہیں بلکہ اس دنیا میں تمہیں پاک زندگی اور جنت ملے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے تم نکالے جاؤ گے اور روحانی زندگی تمہیں بخشی جائے گی

پس اس معنی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ ہر شے کے حقوق کی تعیین کی اور ان کی حفاظت کا سامان کیا۔ ہر شے کے حقوق کی جب تعیین کی اور ان کی حفاظت کی تو ان کے لئے رحمت بن گئے ہر جاندار کے حقوق کی تعیین کی اور ان کے حقوق کی حفاظت کی اور ہر جاندار کے لئے آپ رحمت بن گئے۔ پھر کافر و مومن ہر انسان کے حقوق کی تعیین کی اور ان کی حفاظت کی مسلمان کے غصہ سے بھی غیر مسلم کو بچایا۔ ایک مسلمان کے ظلم سے بھی ایک غیر مسلم کو بچایا اور کہا کہ اگر تم میری اتباع کرنا چاہتے ہو تو تم عدل اور انصاف نہیں چھوڑ و گے اس لحاظ سے بھی آپ رحمۃ للعالمین ہیں پھر جو لوگ اسلام لائے جو مسلمان ہو گئے جن کے سامنے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ

تھا اور جنہوں نے آپ کی اتباع کی ان کو خدا کی درگاہ تک پہنچا دیا اور ان کو ہر چیز مل گئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو تیرے عاشق ہوتے ہیں ان کو تو دنیا کی ہر چیز دے دیتا ہے لیکن جب تو انہیں مل جائے تو دنیا کی ہر چیز کی انہیں کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے تو ہی ان کے لئے کافی ہے۔ غرض خدا تعالیٰ نے اس معنی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مومن کے لئے بھی رحمت بنایا یہ بڑا وسیع مضمون ہے قرآن کریم میں یہی مضمون بیان ہوا ہے کہ کس طرح کس رنگ میں اور کس کس کے لئے آپ رحمت بن گئے ہیں۔ میں نے چند مثالیں دے کر آپ کو بتایا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ کا بلند اور ارفع مقام ہے اتنا احسان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم غریب عاجز بندوں پر جو کہ اپنی استعداد اور سمجھ کے مطابق آپ کی پیروی کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والے ہیں کہ ہمارا نفس ہمیں کہتا ہے اور ہماری روح ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم کثرت کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کریں اور وہ بھی کافی نہیں ہوگا اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ (الفضل ۸ر اگست ۱۹۷۸ء)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی کیرالہ میں مصروفیات

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مالابار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کا کیرالہ کے دورے کا پروگرام بہت کامیابی اور برکت کے ساتھ گذر رہا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جماعت ہائے احمدیہ میلاپالم۔ کوٹار اور ساتان کولم کے دورہ کے بعد مورخہ ۱۴؍۱۰ کو تریونڈرم پہنچے۔ مورخہ ۱۵؍۱۰ کو کرونا گاپلی میں بہت وسیع پیمانہ پر تبلیغی جلسہ ہوا جس میں سابق گورنر گجرات شری کے کے وشواناتھ صاحب نے افتتاحی تقریر کی جو بہت پُرمغز اور قابل قدر تھی انہوں نے اسلام اور جماعت کے لٹریچر کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ حاضری بہت اچھی تھی خدا تعالیٰ جماعت کے حق میں ان جلسوں کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے آمین۔ دوسرے دن ۱۶؍۱۰ کو صبح تریونڈرم سے ۱۳ میل دور QUILON (کوئلون) میں پریس کانفرنس ہوئی جس میں ۱۲ اخباری نمائندوں نے شرکت کی یہ کانفرنس بھی بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب ہوئی اور اس کی رپورٹ تمام مقامی اخباروں میں آئی۔ اسی دن یہاں کی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا اور ساتھ ہی ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ مورخہ ۱۷؍۱۰ کو لجنہ اماء اللہ اور جماعت کا الگ الگ تربیتی اجلاس ہوا۔ مورخہ ۱۸؍۱۰ کو نئی قائم شدہ جماعت ALLEPPEY میں بعد نماز مغرب تبلیغی و تربیتی جلسہ ہوا خدا تعالیٰ کے فضل سے سب پروگرام بہت کامیاب رہے۔ تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ بعد میں دی جائے گی

بیعتیں: یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دورہ کے دوران میلاپالم میں دو نوجوان بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جن میں سے ایک کامیاب کارخانہ دار ہیں اور دوسرے بی۔ ایس سی بی۔ ایڈ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ اور ان کے اخلاص وایمان میں برکت دے آمین۔

---

۲۴ جس کی قیمت اندازاً مبلغ ۲۸۰۰/- روپیہ ہے۔

۲۔ چاندی:- کمر بند ۲۰ تولہ مل ۱۸ تولہ پاؤں پٹی (پازیب) ۱۵ تولہ چوڑی ۱۰ تولہ۔ کل ۷۳ تولہ جس کی قیمت اندازاً ۱۰۹۵/-

کل قیمت:- ۳۲۹۵ - دیگر پیتل والے برتن قیمت اندازاً ۷۵۰/-

کل میزان:- چار ہزار ایک صد پینتالیس روپے

اس کے علاوہ مہر مبلغ آٹھ صد پچاس روپیہ ہے جو میں اپنے خاوند سے بصورت زیور وصول کر چکی ہوں۔ کل منقولہ جائیداد کی قیمت اندازاً چار ہزار ایک صد پینتالیس روپے ہیں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز اس کے علاوہ اگر بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو مجلس کارپرداز کو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ بوقت وفات اس کے علاوہ جو بھی میری جائیداد ثابت ہو گی اس پر بھی میری وصیت حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الراقمہ - یہ نشان انگوٹھا محترمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ آدم خان پنکال کا صحیح ہے۔ گواہ شد (۱) قاضی محمد زمان معلم جماعت احمدیہ پنکال (۲) شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مرکزیہ ۷۸-۸-۲۴

اعلان نکاح

مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۸ء کو محترم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور (بہار) نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ کشور بیگم کے نکاح کا اعلان عزیزم سید منظر الدین ولد مکرم سید مبشر الدین صاحب کیرنگ (اڑیسہ) کے ہمراہ بعوض مبلغ تین ہزار ایک سو روپے حق مہر پر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل کے ساتھ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

مکرم محمد سلیمان صاحب نے اس موقعہ پر پانچ روپیہ درویش فنڈ اور مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں جمع کرائے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار: بشیر احمد ناصر فاضل گیانی بی اے
درویش قادیان

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ —— سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۳۹۱ میں عبدالوقار خان ولد مکرم عبدالغفار خان صاحب حافظ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن سیتاپور ڈاکخانہ سیتاپور ضلع سیتاپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ستمبر ۷۷-۵-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائیداد منقولہ اس وقت مختلف اشیاء ہیں جن کی قیمت مبلغ ۵۰۰/- روپے ہو گی فی الحال میں نہ کوئی تجارت کرتا ہوں اور نہ ہی کوئی ملازمت ہے۔ البتہ آٹھ ٹھیلے ہیں جنہیں میں نے کرائے پر چڑھا رکھا ہے اور ان کی آمدنی فی ٹھیلہ روزانہ ۱/- روپیہ ہے لیکن بعض اوقات کرایہ پر نہیں اٹھتے ہیں۔ بہرحال آٹھ ٹھیلوں کی ماہوار آمدنی کا اندازہ ۱۰۰/- روپے ہے۔

میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت بصورت مکان رہائشی مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے ہے اسی وقت میں نے یہ مکان کرایہ پر دے رکھا ہے جس کا ماہوار کرایہ مبلغ ۱۲/- روپے ہوتا ہے۔ لہٰذا میں اپنی آمدنی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے بعد جو آمدنی وجائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری وصیت حاوی ہو گی اور بوقت وفات جو بھی متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال ۷۷-۹-۲	عبدالوقار خان سیتاپوری	منیر احمد خادم مدرس مدرسہ احمدیہ ۷۷-۹-۲

وصیت نمبر ۱۳۳۹۲ میں یعقوب احمد ولد نذیر احمد قوم گاڑھا پیشہ نوکری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۲۸ مارچ ۱۹۷۰ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب حیات ہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو مجھے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ملتا ہے میں اپنی ماہوار آمد مبلغ ۳۰۵ + ۳۵ روپیہ مہنگائی الاؤنس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جب بھی مجھے کوئی جائیداد ورثہ ملے یا کوئی جائیداد خود پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات کے وقت جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور میرے ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہو گا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد الیاس ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان	یعقوب احمد ۷۸-۱-۱۴ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان	سید شجاعت علی ۷۸-۱-۱۴ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

وصیت نمبر ۱۳۳۹۳ میں مریم بی بی زوجہ آدم خان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ پنکال ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۸-۱-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے

	تولہ	آنہ		تولہ	آنہ
۱۔ سونا:- کان پھول	۱۴	۱	ناک پھول	۲	
ہار	۱۰	۲	کل میزان:- ۲۶ تولہ تیرہ آنہ		

ایک علمی تحقیق کا واقعاتی جائزہ اور مدلّل تبصرہ!

ای۔ لا۔ یو۔ ای۔ یا۔ لی۔ مس۔ با۔ لا۔ غ۔ تنی۔!!

از مکرم سیّد عبد العزیز بُز صاحب۔ نیوجرسی (امریکہ)

اخبار بدر مجریہ ۲۰ر جولائی کے صفحہ اوّل پر مکرم پروفیسر فدا محمد حسنین صاحب کا ایک مضمون شائع کیا گیا تھا۔ جس میں موصوف نے مذکورہ الفاظ پر اظہار خیال کرتے ہوئے اس پر مزید غور و فکر اور تحقیق کی دعوت دی تھی۔ چنانچہ نیوجرسی (امریکہ) سے ہمارے ایک احمدی دوست مکرم سید عبد العزیز صاحب نے ان الفاظ کی علمی تحقیق کے ساتھ ساتھ مکرم فدا محمد حسنین صاحب کے مستفسرہ امور کی مدلّل وضاحت پر مشتمل ایک مضمون بھجوایا ہے جو قارئین بدر کے علمی استفادہ کی غرض سے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے (ادارہ)

۲۰ر جولائی کے بدر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعۂ صلیب سے متعلق جن امور کا ذکر محترم پروفیسر فدا محمد حسنین صاحب نے کیا ہے، ان کے بارہ میں خاکسار نے تحقیق کی غرض سے اظہار خیال کیا ہے تنقید مقصود نہیں۔

۱۔ کیا یسوعؑ چھ بجے شام صلیب پر لٹکائے گئے؟

آپؑ چھ بجے شام کو صلیب پر نہیں چڑھائے گئے۔ کیونکہ یہودی مذہب کی رُو سے یہ جائز نہ تھا کہ سبت کے روز کوئی کام کیا جائے۔ اگر جمعہ کے روز چھ بجے شام آپ کو صلیب دی جاتی تو جلد ہی سورج کے غروب ہونے کے ساتھ سبت کا دن شروع ہو جاتا اور سبت کے دن کسی کو بھی صلیب دینا منع تھا۔

جِم بشپ JIM BISHOP نے اپنی کتاب "دی ڈے کرائسٹ ڈائیڈ" (The Day Christ Died) میں چھ بجے شام کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:-

IT OPENS AT 6 P.M. THE BEGINNING OF THE HEBREW DAY — WITH JESUS AND TEN OF THE APOSTLES COMING THROUGH THE PASS BETWEEN THE MOUNT OF OLIVES AND THE MOUNT OF OFFENSE EN ROUTE TO JERUSALEM AND THE LAST SUPPER.

یسوع کے متعلق (سازش) چھ بجے شام کو شروع ہوتی ہے شام کے وقت یہودی دن شروع ہو جاتا ہے۔ اس واقعہ کی ابتداء اس وقت ہوئی جب یسوع اپنے دس حواریوں کی معیت میں ایک درّہ میں سے گزر کر یروشلم کی طرف جا رہے تھے۔ پھر اس کتاب کے صفحہ ۳۰۱ پر یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں:-

IT WAS THE YEAR 784 A.U.C. ACCORDING TO THE ROMAN CALENDAR AND, IN TIME, WOULD BE RECKONED AS "THURSDAY" THE EVENING OF APRIL 6, A.D. 30.

رومیوں کا اُس وقت ۷۸۴ سال تھا اور عیسوی سن ۳۰ تھا۔ اور اپریل کی چھ تاریخ کی شام تھی اور جمعرات کا روز تھا۔ جب یسوع کی گرفتاری کے لئے منصوبے تیار ہو رہے تھے۔

مصنّف مذکور آگے رقمطراز ہے

IT CLOSES AT 4 P.M. OF THE FOLLOWING AFTERNOON, WHEN JESUS WAS TAKEN DOWN FROM THE CROSS.

یسوع کے متعلق (سازش) اگلے روز چار بجے بعد دوپہر جب یسوع کو صلیب پر سے اُتار لیا گیا پایہ تکمیل کو پہنچ جاتی ہے۔

نیز انسائیکلو پیڈیا امریکانا میں لکھا ہے کہ یسوع کو تین بجے بعد دوپہر صلیب سے اُتار لیا گیا تھا۔

بشپ مذکور نے اپنی تصنیف میں جس کا اوپر ذکر ہوا ہے لکھا ہے کہ یسوع کو بارہ بجے بعد دوپہر صلیب دی گئی اور تقریباً ۱۸۰ منٹ یعنی تین گھنٹے کے قریب صلیب پر رہے۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ ظاہر ہے جس چھ بجے شام کا یوحنا انجیل میں ذکر ہے وہ یسوع کی گرفتاری کے متعلق ہے۔ صلیب پر لٹکانے سے متعلق نہیں۔

۲۔ کیا PSALM (سام) کی آیات ۲۲: ۱ تا ۲۲ یسوع کی تو نہیں؟

یسوع نے اِن آیات کو اُس وقت پڑھا جب آپ صلیب پر تھے۔ ہمیں علم نہیں کہ کبھی آپ نے ان آیات کو واقعۂ صلیب سے پہلے کبھی پڑھا یا نہیں۔ ڈاکٹر شون فیلڈ HUGH SCHONFIELD نے اپنی کتاب The Passover — PLOT (پاس اوور پلاٹ) میں لکھا ہے کہ یسوع نے اِن آیات کو پڑھا اور یہودی رواج کے مطابق آپ نے ابتدائی آیتوں کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا اور باقی دُعا آہستہ سے دل میں پڑھی۔ ڈاکٹر شون فیلڈ مشہور بائیبل اسکالر ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ یسوع ان آیات کو اپنے حق میں ایک پیشگوئی سمجھتے تھے اور تورات کی پیشگوئیوں کی بناء پر انہیں یقین تھا کہ دشمن ان کو تباہ و برباد نہ کر سکے گا۔ ڈاکٹر شون فیلڈ کے الفاظ یہ ہیں:-

JESUS RELIED ON THE OLD TESTAMENT ORACLES, AND WHAT THESE INTIMATED TO HIM WAS THAT WHILE THERE WOULD BE A CONSPIRACY OF THE RULERS TO DESTROY HIM (AS IN PSALM 22), YET BY THE MERCY OF GOD HE WOULD BE SPARED COMPLETE EXTINCTION OF LIFE.

(صفحہ ۱۵۱ "پاس اوور پلاٹ")

ڈاکٹر موصوف اپنی اسی کتاب میں سام (زبور) باب ۲۲ کی آیتوں کے متعلق لکھتا ہے کہ وہ کس طرح سے یسوع کے حق میں پوری ہوئیں۔ چنانچہ صفحہ ۱۴۷ پر مندرجہ ذیل عبارت مرقوم ہے:-

WITH VARIOUS INCIDENTS THERE IS A REFLECTION OF THE LANGUAGE OF THE SCRIPTURES, ESPECIALLY OF PSALM XXII, THE PSALM WICH BEGINS 'MY GOD, MY GOD, WHY HAST THOU FORSAKEN ME?" THE SOLDIERS CAST LOST FOR THE ROB OF JESUS IN FULFILMENT OF PSALM XXII. 18. THEY PIERCE HIS HANDS AND HIS FEET IN FULFILMENT OF XXII. 16. THE CHIEF PRIESTS AND SCRIBES MOCK HIM AND WAG THEIR HEADS IN DERISION IN FULFILMENT OF XXII. 7. THEY CRY, 'HE TRUSTED IN THE LORD TO DELIVER HIM: LET HIM DELIVER HIM, IF HE DELIGHT IN HIM,' IN FULFILMENT OF XXII. 8. BYSTANDERS GIVE JESUS VINEGAR MINGLED WITH GALL IN FULFILMENT OF PSALM LXIX. 21. WHEN HE IS BELIVED TO BE DEAD THEY DO NOT BREAK HIS LEGS, AS THE DO THOSE OF ROBBERS, IN FULFILMENT XII. 46. INSTEAD, HIS SIDE IS PIERCED WITH A LANCE IN FULFILMENT OF ZECHARIAH XII. 10."

ترجمہ:- جو مختلف حادثات یسوعؑ کو صلیبی واقعہ کے وقت پیش آئے اُن کا ذکر پہلے صحیفوں میں خصوصاً سام (زبور) باب ۲۲ میں موجود ہے۔ چنانچہ سام ۲۲ کا بیان ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے "میرے خدا، میرے خدا! تم نے مجھے

کیوں چھوڑ دیا۔ سام ۲۲ آیت ۱۸ کی پیشگوئی اُس وقت پُوری ہوئی جب سپاہیوں نے داؤد صلیب پر یسوع کے لباس کو آپس میں تقسیم کرنا شروع کیا۔ اور جب یسوع کے ہاتھ اور پاؤں کو چھیدا گیا اُس وقت آیت ۱۶ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ جب یہودی علماء یسوع سے تمسخر کر رہے تھے اور نفرت سے سر ہلا رہے تھے اُس وقت مذکورہ سام باب ۲۲ کی آیت ۷ کی پیشگوئی پُوری ہوئی۔ جب یہودی علماء چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ اب دیکھیں گے کہ یسوع کا خدا اُس کو کیسے بچاتا ہے اس وقت سام ۲۲ : ۸ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ جب یسوع کو صلیب پر بے ہوشی کی دوائی پلائی گئی اُس وقت سام ۶۹ آیت ۲۱ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ جب یسوع کو صلیب سے اتارنے کے بعد وفات یافتہ سمجھ لیا گیا۔ تو اس کی ٹانگوں کو نہ توڑا گیا اور چوروں کی ٹانگوں کو توڑا گیا جو یسوع کے ساتھ صلیب دیئے گئے تھے۔ اس سے خروج ۱۲۔ آیت ۴۶ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور ذکریا باب ۱۲ آیت ۱۰ کی پیشگوئی اُس وقت پُوری ہوئی جب یسوع کو نیزہ سے زخمی کیا گیا۔

۶ — یسوع نے کیوں اپنے پیر اور ہاتھ چھیدنے کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ آیتیں پُرانے عہد نامے میں موجود ہیں اور نئے عہد نامے میں نہیں۔ کیا یہ آیتیں نئے عہد نامے کا حصہ ہیں؟

✤ یسوع نے اپنے پیر اور ہاتھ چھیدنے کا ذکر اس لئے کیا کہ پیشگوئی کا یہ حصہ جس کا تعلق ہاتھ اور پاؤں کے چھیدنے سے تھا وہ تو پُورا ہُوا اور ساتھ ہی دُعا کی اے خدا! اب وہ حصہ بھی جس کا نجات (DELIVE-RENCE) سے تعلق ہے اپنے فضل سے پُورا فرما دے۔

سام (زبور) کی آیتوں کو یسوع نے آہستہ سے دل میں پڑھا اور جو اُن کے قریب نہ تھے وہ سُن نہ سکے۔ لہذا ان آیات کو نئے عہد نامہ میں ذکر نہ کیا گیا۔ دوسری وجہ نئے عہد نامہ میں ان کو شامل نہ کرنے کی یہ ہو سکتی ہے کہ یہود و نصاریٰ کو آپس میں شدید دشمنی اور عداوت تھی۔ ایک دوسرے سے منافرت تھی۔ دونوں ایک دوسرے سے مکمل انقطاع چاہتے تھے۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو کتاب 'The Lost Years of Jesus Revealed' (BY: REV. Dr. Charles Francis Potter. P.16)

اصل الفاظ درج ذیل ہیں:-

MORE OVER, THERE ARE MANY PSALMS, PRAYERS, BENEDIC-TIONS, AND EVEN WHOLE BOOKS ONCE ACCEPTED AS HOLY SCRIPTURE BY CHRIS-TIANS AND JEWS, AND LATER REJEC-TED BY BOTH WHEN THEY CAME TO HATE EACH OTHER.

سام (زبور) ۲۲ کی آیتیں نئے عہد نامہ کا حصہ نہیں اور یہ اُن لوگوں کا اپنا فیصلہ ہے جنہوں نے اناجیل کی تدوین کی ہے!

۴ — کیا E-LO-i کا ترجمہ E-LA-UiA ہے؟

✤ ELOi کا ترجمہ میرے خدا ہے (الٰہی) عربی اور عبرانی زبان میں اللہ کے معنے خُدا کے ہیں۔ الٰہ کا لفظ معبودانِ باطلہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

E-LA-UiA کے معنے خدا کے ہیں ملاحظہ ہو The Sacred Mushroom and The Cross. Page 157.

۵ — کیا ELOi کا ترجمہ ELA-UiA ہے؟

✤ E-LA-UiA اور ELA-UiA کے ایک ہی معنیٰ ہیں یعنی خُدا۔

۶ — کیا ELA کا ترجمہ LH ہے جو سمیری زبان میں قسم کھانے کو کہتے ہیں؟

✤ ہو سکتا ہے دونوں کے معنے ایک ہی ہوں۔ اور فرق صرف تلفظ کا ہو۔ عربی زبان میں قسم کو ایلاء کہتے ہیں۔ سمیری زبان میں جب LH کا ترجمہ قسم کھانے کو کہتے ہیں تو ELA یا ایلاء کے معنے بھی قسم کے ہیں۔ عربی۔ عبرانی اور سمیری، تینوں زبانیں ایک دوسرے کی بہنیں ہیں۔ ELA کے معنے خدا کے بھی ہیں۔

۷ — کیا A-BULUG کا ترجمہ محمود ہے؟

✤ ہاں یہی ہے۔

۸ — کیا لائق تعریف کا ترجمہ محمود ہے؟

✤ ہاں یہی ہے۔ لائق تعریف کے لئے حمید کا لفظ زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے۔

۹ — کیا MAS-BA-LAG کا ترجمہ مُحمّد ہے؟ یعنی لائق تعریف!

✤ یہی ترجمہ ہے لیکن حمید کا لفظ زیادہ مناسب ہے۔ محمود۔ محمد اور حمید کے الفاظ حمد سے مشتق ہیں تینوں کے معنی میں کسی قدر فرق ہے۔

اب مضمون کے اس حصہ کے متعلق کچھ بیان کیا جاتا ہے جو نسبتًا زیادہ وضاحت طلب ہے۔ یعنی

"کیا ہم اس نعرے کو جو یسوع نے صلیب پر دیا تھا۔ یہ ترجمہ نہ کریں کہ نہیں خدا، سوا ئے خدا کے۔ جلدی بلاؤ محمد یا محمود کو۔"

✤ اس کے معنی کے لئے ملاحظہ ہو (یعنی E-LA-UiA-ELA-UiA ("The Sacred Mush-room and The Cross" Page 199)

اس کتاب میں مذکورہ الفاظ کے یہ معنے لکھے ہیں:-

"THERE IS NO GOD SAVE ELOHIM"

یعنی اللہ کے سوا کوئی خدا یا معبود نہیں

LI-MAS-BAL(LA)-G-ANTA. کے معنے ہیں "تُو لائق تعریف ہے۔" اگر اس میں معمولی تبدیلی کریں اور LIMA-SBAL(LA)-G-ANTANI پڑھیں تو اس کے معنے یہ ہو جائیں گے۔ "تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔"

E-LA-UiA, ELA-UiA-LI-MAS-BA(LA)-G-ANTA.

ترجمہ:- نہیں کوئی خدا (معبود) سوائے خدا کے اور تُو لائق تعریف (حمید) ہے!!

٭ — میں نے اپنے علم کے مطابق مذکورہ بالا امور کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اور اسکی تائید میں بعض حوالے بھی پیش کئے ہیں۔ مجھے اپنی علمی کمزوری کا اعتراف ہے واللّٰہُ اَعلم بالصواب۔

اگر کوئی اور دوست ان امور پر مزید روشنی ڈالنا چاہیں تو علمی ازدیاد کا باعث ہوگا!!

اخبارِ قادیان

٭ — محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر تا حال C.M.C ہسپتال لدھیانہ میں زیرِ علاج ہیں۔ پیشاب وغیرہ کی تکلیف پُوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی۔ اور کمزوری ہنوز بہت ہے۔ احباب محترم موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

٭ — محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان مؤرخہ ۲۵ ؍ ۱۰ کو امروہہ کانفرنس میں شرکت کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے اور اب ۳۱ ؍ ۱۰ کو مدراس کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ اسی طرح محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد امروہہ کانفرنس میں شرکت کے بعد دہلی ہوتے ہوئے مؤرخہ ۲۹ ؍ ۱۰ کو واپس قادیان تشریف لے آئے ٭ — مکرم مولوی داؤد احمد خانصاحب لندن سے مؤرخہ ۲۸ ؍ ۱۰ کو زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مؤرخہ ۲۹ ؍ ۱۰ کو واپس تشریف لے گئے۔ اسی طرح مکرم خالد نواز صاحب جرمنی سے مؤرخہ ۲۷ ؍ ۱۰ کو اور مکرم حمید محمود صاحب انڈونیشیا سے مؤرخہ ۲۸ ؍ ۱۰ کو زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور ۲۸ ؍ ۱۰ کو واپس تشریف لے گئے۔

٭ — مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کی طبیعت چند روز قبل پیٹ میں شدید درد وغیرہ کے باعث کافی خراب رہی۔ کل مؤرخہ ۲۹ ؍ ۱۰ کو ایک پتھری پیشاب کے راستہ سے نکل آئی مقامی طور پر علاج جاری ہے۔ الحمد للہ اب طبیعت کافی بہتر ہے احباب کامل صحت کیلئے دُعا فرمائیں۔ ٭ — عزیز منیر الدین ننگلی ابن مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی درویش کو چند روز قبل بندش پیشاب کی تکلیف کے باعث امرتسر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

٭ — محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام امیر مقامی کی اہلیہ صاحبہ محترمہ ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف و بعض دیگر عوارض کے سبب بیمار ہیں مقامی طور پر علاج جاری ہے اسی طرح مکرم بابا دین صاحب درویش، مکرم ظہور احمد صاحب گجراتی اور اہلیہ صاحبہ مکرم مرزا محمد اسحٰق صاحب مختلف عوارض کے سبب بیمار ہیں ان سب کیلئے دُعائے صحت فرمائیں۔

٭ — مؤرخہ ۲۵ ؍ اکتوبر کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب نے تقریر کی اور پھر مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے خطاب فرمایا اور خدام کو

جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش کی سالانہ کانفرنس

بقیہ صفحہ اوّل

اس مرتبہ بھی کالج کی مینجنگ کمیٹی نے بڑی فراخ دلی سے ہمیں اپنی کانفرنس اس گراؤنڈ میں منعقد کرنے کی اجازت دی۔ اور کسی قسم کی کوئی دِقت پیش نہیں آئی۔ چنانچہ جلسہ گاہ کو بڑے بڑے شامیانوں سے آراستہ کیا گیا۔ برقی قمقموں اور تبلیغی اردو ہندی اور انگریزی قطعات سے مزیّن کیا گیا۔ چار سو کرسیوں اور بہت سی دریوں کا سامعین کے بیٹھنے کے لئے انتظام کیا گیا۔ خوبصورت اور مستقل اسٹیج پر مختلف مذاہب کے مقررین و نمائندگان تشریف فرما تھے۔ اور ایک خوشنما منظر پیش کر رہے تھے۔ سامعین بھی ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے کرسیوں اور دریوں کے علاوہ بہت سے سامعین کھڑے تھے۔ اور ہر مذہب و ملّت کے لوگ تھے۔ جن میں غیر احمدی مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔ امروہہ کے مذہبی مشہور مدرسہ کے متعلم اور معلّم بھی تھے جنہوں نے سلسلہ کا لٹریچر بھی بہت خرید کیا اور مفت بھی حاصل کیا۔ گراؤنڈ کے احاطہ کے بڑے گیٹ کے پاس احمدیہ لٹریچر پر مشتمل ایک خوبصورت اور جاذب نظر بک اسٹال لگایا گیا تھا جس کے انچارج عزیز مولوی منظفر احمد صاحب مبلغ صانع نگر تھے۔ اس اسٹال سے کافی لٹریچر فروخت کیا گیا۔ آلہ مکبر الصوت کا نہایت اعلیٰ انتظام تھا۔ دور دور تک بڑی صاف آواز جا رہی تھی۔

مخالفین کی ناکامی

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ گاہ ہر طرح سے آراستہ تھا۔ اس کے مقابل پر ایک دو فرلانگ کے فاصلہ پر مخالفین کا جلسہ بھی اسی موقعہ پر ہو رہا تھا۔ جس کے متعلق رپورٹ تھی کہ بہت کم حاضری تھی کیونکہ مخالف عنصر کی اس حرکت کو خود غیر احمدی معززین شہر نے بھی بُرا منایا تھا کہ آخر جماعتِ احمدیہ کے جلسہ کے انعقاد میں رکاوٹ کیوں ڈالی جا رہی ہے۔ اور شہر کے سرکردہ علماء نے بھی رپورٹ کے مطابق اس مخالفانہ رویہ کا ساتھ نہیں دیا۔ بلکہ بعض شرفاء نے کوتوالی جاکر افسرانِ بالا سے کہہ بھی دیا کہ ہم لوگ ان کے اس رویّہ کے خلاف ہیں جو مخالفین نے اختیار کیا ہے۔ لیس کانفرنس بلاشبہ دو روز کی بجائے ایک روز منعقد ہوئی لیکن ہوئی پوری شان اور وقار کے ساتھ۔ اور مخالف عنصر کی حرکتوں سے نفرت کرتے ہوئے خود غیر احمدی معززین نے جماعتِ احمدیہ کے پُر امن رویہ کو سراہا اور اس سے متاثر ہوئے اور احمدیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور مخالفین کے بے اُصولے پن کی مذمت کی۔ کانفرنس کے اختتام پر ایک نوجوان بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے کانفرنس میں ہر ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت کے نشان دکھائے اور اپنے وعدوں کے مطابق مخالفین پر روشن نشانوں کے ساتھ فتح عطا فرمائی۔ اور ہماری دعا بھی یہی تھیں کہ "اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں سے فتح عطا فرما"

اجلاس کی کاروائی

(اسٹیج سیکرٹری کے فرائض خاکسار نے انجام دیئے)

اجلاس کی کاروائی پروگرام کے مطابق ۸½ بجے رات جناب رویندر پرکاش صاحب متل پرنسپل جے ایس ہندو ڈگری کالج امروہہ کی زیر صدارت شروع ہوئی خاکسار نے صدر جلسہ کی گل پوشی کی۔ برادرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اجتماعی دُعا کروائی۔ عزیز ظہیر احمد صاحب امروہی نے خوش الحانی سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ کا منظوم کلام سُنایا ہے

میں دُنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

استقبالیہ تقریر

خاکسار نے بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ بتایا کہ ہماری یہ صوبائی کانفرنس ہر سال صوبہ کے کسی مقررہ مقام پر منعقد ہوتی ہے۔ اور اس میں صوبہ بھر کے نمائندگان شرکت فرماتے ہیں۔ مرکزی نمائندگان تشریف لاتے ہیں۔ اور ہر مذہب و عقیدہ کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر لاکر صلح امن شانتی اور مذہبی رواداری کا موقعہ فراہم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آج اس کی عملی صورت سب کے سامنے ہے۔ ہماری بارھویں سالانہ کانفرنس آج امروہہ میں ہو رہی ہے۔ اس میں شرکت کرنے والے تمام معاونین اور مقررین اور سامعین کرام کی خدمت میں خوش آمدید کہتا ہوں اور جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پیغامات

آخر میں خاکسار نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے دو روح پرور پیغام پڑھ کر سُنائے جو گذشتہ دو پیوستہ سالوں میں حضور نے آگرہ اور لکھنؤ کانفرنسوں کے موقعہ پر از راہِ شفقت ارسال فرمائے تھے۔ گذشتہ ایّام میں حضور انور کئی ماہ سے یورپ کے احمدیہ مشنوں کے دورہ پر تھے اس لئے تازہ پیغام ہمیں نہیں مل سکا۔ تاہم حضور کا ہر پیغام اپنے اندر ایک دائمی اور ایمان افروز حقیقت رکھتا ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان دارالامان کی خدمت میں بھی پیغام بھجوانے کی استدعا کی گئی تھی۔ موصوف ان دنوں جنوبی ہند کے تبلیغی تربیتی دورہ پر ہیں۔ وہاں سے از راہِ شفقت حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک برقی پیغام ارسال فرمایا ہے۔ جس کا ترجمہ خاکسار نے پڑھ کر سُنایا نحوھذا۔ (یہ پیغام خاکسار صدر مجلس کے نام موصول ہوا ہے۔) فرمایا:-

"خدا کرے کہ آپ کی یہ کانفرنس کامیاب و بابرکت ہو۔ جماعتِ امروہہ کو تاریخ احمدیت میں ایک نمایاں کردار کا فخر حاصل ہے۔ ہمیشہ خلافت کے وفادار رہو خدا کرے اللہ آپ کو اسلام کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی برکات سے نوازے۔ آمین میرا اسلام اور نیک خواہشات احباب تک پہنچا دیں"

مرزا وسیم احمد

افتتاح

ان روح پرور پیغامات کے بعد الحاج محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے کانفرنس کا افتتاح فرمایا اور بڑے ہی مؤثر انداز میں آپ نے فرمایا کہ بعض لوگوں میں احمدیت کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ عام لوگ مخالفین کی باتوں پر یقین کر لیتے ہیں اور ہمارے سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ نہیں کرتے اور تحقیق کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ آپ نے حلفیہ بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ ہمارا مذہب اسلام ہے' ہمارا کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے' ہم تمام نبیوں اور الہامی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور سید الاوّلین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الانبیاء اور خاتم النبیین یقین کرتے اور اسلام کے بطل جلیل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق اور آپ کا خادم اور مسیح موعود و مہدی مسعود یقین کرتے ہیں۔ مذہب کے لئے کسی سرٹیفکیٹ کی تو ضرورت نہیں ہوتی۔ ہم نوّے سال سے دُنیا کے سامنے اِس حقیقت کو بیان کرتے چلے آتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا دَور ہے۔ اس نے تمام دُنیا سے بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے بہت قریب کر دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ رنگ و نسل کے امتیاز کو مٹا کر انہام و تفہیم کے ذریعہ سے اتحاد و اتفاق اور امن و سلامتی کی فضاء قائم کی جائے۔ مگر بدقسمتی سے ایک طرف ایٹم بم اور نائٹروجن بم بنائے جا رہے ہیں جن کا مظاہرہ ہیروشیما اور ناگاساکی پر ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے آن واحد میں وہاں کے باشندوں کو ہمیشہ کے لئے موت کی بھیانک نیند میں سُلا دیا گیا۔ اور دوسری جانب دیوبندی' بریلوی' شیعہ سُنی' ہندو مسلم فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ اور قتل و غارت کا بازار گرم رہتا ہے۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ رواداری کی کمی ہے۔ اور قوت برداشت نہیں ہے۔ جب کہ کوئی بھی مذہب فتنہ و فساد کی تعلیم نہیں دیتا۔ ہمارے کچھ مخالفین نے بھی بڑی کوشش کی کہ ہمارا یہ جلسہ منعقد نہ ہو سکے جب کہ اس کی غرض ہی یہ ہے کہ تمام پیشوایانِ مذاہب کی عزت و تکریم کی روح بنی نوع انسان میں قائم کرکے صلح اور امن اور شانتی کا راستہ بتایا جائے۔ رکاوٹوں کے باوجود ہمارا یہ جلسہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔ ہمارے اس جلسہ کی غرض ہی یہ ہے کہ جیو اور جینے دو کی بہترین عملی صورت کی مثال دی جائے۔ چنانچہ ہمارے اس اسٹیج سے ابھی اپنے اپنے پیشوایانِ مذاہب کی سیرت و سوانح اور اعلیٰ تعلیمات مختلف مذاہب کے مقررین پیش کریں گے۔ پس مذہب کے دشمن اور کمیونسٹوں کی تائید کرنے والے وہی لوگ ہیں جو مذہب کے نام پر خون خرابہ کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ کہ ہر قوم میں اللہ تعالےٰ کے مامور آئے ہیں۔ قرآن کریم کا مذہبی دُنیا میں امن و سلامتی کی روح پیدا کرنے کے لئے یہ ایک نہایت پیارا اور بہترین اُصول ہے۔ جسے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے بڑے ہی خوبصورت انداز میں دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور حضور نے اپنی وفات سے صرف ایک روز قبل ہندو مسلم اتحاد کے لئے "پیغام صلح" تصنیف فرمائی جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو صلح

اور امن کی اہمیت بتاتے ہوئے صلح کے لئے آواز دی۔ اور اس میں نہایت دلنشین انداز میں ان اصولوں کو بیان فرمایا کہ ہندو سکھ مسلمان اور عیسائی سب ایک دوسرے کے پیشوایانِ مذاہب کو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق سچا مان لیں۔ اور ایک دوسرے کی الہامی کتابوں کا احترام کریں اس سے تمام مذہبی جھگڑے ختم ہو جائیں گے اور دنیا میں پیار و محبت صلح اور آشتی کی فضاء پیدا ہو جائے گی۔ اگر اس مقدس کی باتوں پر دھیان دیا جاتا تو ہمارے ملک کی وہ حالت نہ ہوتی جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔

پہلی تقریر جناب پنڈت لچھمی نرائن صاحب اپادھیائے کی حضرت شری کرشن جی کے سوانحیات اور تعلیم پر تھی آپ نے فرمایا یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جماعت احمدیہ نے سرودھرم سمیلن منایا ہے۔ آپ نے "یدا یدا ۔۔۔ الخ" گیتا کا اشلوک پڑھا اور بتایا کہ قرآن شریف میں بھی یہی لکھا ہے کہ جب دنیا میں برائی اور پاپ بہت زیادہ پھیل جاتا ہے تو اس کی اصلاح کے لئے اوتار آتا ہے۔ کوئی دھرم نفرت کرنا نہیں سکھاتا۔ ہندو مسلم سکھ عیسائی سب ہی کے دل میں ایک ایشور کی لگن ہے۔ اس لئے ہم سب کو ایک دوسرے کے ساتھ پیار کرنا چاہیئے۔ آپ نے ہندو لٹریچر سے حوالے دیکر اتحاد و اتفاق کی تعلیم بیان فرمائی۔

دوسری تقریر جناب گیانی شبیگ سنگھ صاحب کی تھی آپ نے حضرت بابا نانک کا پوتر جیون بیان فرمایا اور سکھ لٹریچر سے صلح امن اور اتحاد پر مشتمل حوالے پیش کر کے تاریخی واقعات سے اپنے مضمون کی وضاحت فرمائی۔ اور فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ جس کے ذریعہ سے ہم سب ایک ہو کر اپنے بزرگوں کی اعلیٰ تعلیم بیان کر رہے ہیں۔ فرمایا گرو جی نے الٰہی کلام کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ تمام مذاہب میں مشترک چیز ایک ہی ہے۔ وہ یہ کہ ایک خدا کی بندگی کرو۔ اور اپنے دنیوی معاملات میں سچائی اور دیانت داری اختیار کرو۔ اور یہ کہ گرو جی کے سیوک جہاں ایک طرف بھائی بالا ایک ہندو تھے تو دوسری جانب بھائی مردانہ مسلمان دوست بھی موجود تھے۔ آخر میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ جس نے اتحاد و محبت کی بہترین مثال اس جلسہ کے ذریعہ سے قائم کی ہے۔

تیسری تقریر الحاج مولانا بشیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ کی تھی آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر نہایت ایمان افروز انداز میں روشنی ڈالی بالخصوص اسلام کی وہ امن بخش تعلیم پیش کی جو بنی نوع انسان کو اتفاق و اتحاد کا بہترین سبق دیتی ہے اور جس میں حضور نے اپنے بدترین دشمنوں پر غلبہ پانے کے باوجود معاف فرما کر ایک بے نظیر مثال دنیا میں قائم فرمائی۔ مذہبی رواداری کی تعلیم آپ نے قرآن و حدیث اور سیرت نبوی کے علاوہ ہندو اور سکھ لٹریچر سے بھی سنسکرت اشلوک اور گربانی سے مؤثر رنگ میں پیش کی آپ کی تقریر بڑی توجہ اور انہماک سے سُنی گئی۔

چوتھی تقریر مکرم حکیم چند صاحب چاندنا کی شری رامچندر جی مہاراج کے جیون چرتر پر تھی۔ آپ نے ہندو دھرم سے خدا کی توحید پیش کر کے حضرت رامچندر جی کے سبق آموز واقعات زندگی اور امن و صلح کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد اخویم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے درثمین سے "وہ پیشوا ہمارا" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح پرور نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

پانچویں تقریر خاکسار کی تھی۔ جس کا عنوان تھا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت۔ خاکسار نے حضور کی سیرت کا بالخصوص وہ پہلو بیان کیا جو بین المذاہب صلح اور اتحاد کا بے نظیر سبق دیتا ہے اور مذہبی رواداری سکھاتا ہے۔ اور جس کی بنیاد پر ہمارا یہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ خدا کی توحید اور مخلوق خدا کے ساتھ سچی ہمدردی پیشوایان مذاہب کی عزت و تکریم مذہبی رواداری کو حضور کی تحریرات کی روشنی میں اور سیرت کے واقعات سے پیش کیا۔ اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے کہ بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہی دنیا میں حقیقی امن اور صلح کی فضاء قائم ہو کر رہے گی۔

آخر میں صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اس عظیم الشان جلسے کی صدارت کا اعزاز مجھے دیا گیا۔ اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا جو لٹریچر مَیں نے پڑھا ہے اس میں مجھے بڑی قابل قدر تعلیم دکھائی دی ہے۔ جہاں تک ہندو فلاسفی کا تعلق ہے۔ اس میں دو ہی راستے بتائے گئے ہیں۔ مادی اور روحانی اور ہندو فلاسفی ہمیں بتاتی ہے کہ روحانیت بھلائی اور کامیابی کی طرف لے جاتی ہے۔ اور مادہ پرستی تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔

ہر مذہب بتاتا ہے کہ ایشور ایک ہی ہے۔ لیکن آج ہم مذہب کے نام پر گمراہ ہیں۔ سب مذاہب نے اتحاد اور مساوات کی تعلیم دی ہے مَیں جماعت احمدیہ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ کہ وہ بڑے خوبصورت ڈھنگ سے قدرتی تعلیم پر عمل کرتی ہے۔

صدارتی تقریر کے بعد مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے تمام حاضرین اور حکام شہر کا جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ ہمارا مشن صلح اور امن کا مشن ہے۔ لہٰذا حکام نے جب مخالف عنصر کی فتنہ پردازی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھ کر اور حالات حاضرہ پر نگاہ رکھ کر ہم سے درخواست کی کہ ایک روزہ کانفرنس پر ہی اکتفاء کیا جائے۔ تو ہم نے بنیادی اُصول کو ملحوظ رکھ کر مان لیا۔ کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ کسی طرح کی بدامنی عوام میں پھیل جائے۔ اگرچہ مختلف جماعتوں سے تشریف لانے والے احمدی نمائندگان بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور کل بھی کچھ آئیں گے۔ لیکن ہمارے احمدی بھائیوں کو بڑی خندہ پیشانی سے یہ سب کچھ قبول کرنا چاہیئے کیونکہ ہمارے یہ کام محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور دُنیا میں امن و سلامتی کی راہ ہموار کرنے کے لئے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ ایک قانون کی پابند جماعت ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اس کی تعلیم دی گئی ہے ہم نہیں چاہتے کہ حکام کسی پریشانی میں مبتلا ہوں۔

احمدی بھائیو! ہم ایک زندہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا اور اس کے نہایت اعلیٰ نتائج ہمیں دکھاتا ہے۔ آپ ان مخالفین کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے۔ اور یہ اپنی مذموم حرکتوں سے باز آجائیں۔ جماعت احمدیہ پر ۱۹۷۴ء میں پاکستان میں بڑے مظالم ڈھائے گئے۔ مسٹر بھٹو بھی بار بار اعلان کرتا تھا کہ مَیں نے احمدیوں کا نوّے سالہ مسئلہ حل کر دیا ہے۔ آج ساری دُنیا دیکھ رہی ہے کہ ان کا اور ان کی پارٹی کا مسئلہ کس انداز سے حل ہو رہا ہے۔ پس خدا تعالیٰ پر توکل رکھو وہ بڑی قدرتوں کا مالک خدا ہے جس کو ہم نے مانا ہے۔ اور ان مخالفین کے لئے دُعائیں کرو کہ یہ لوگ بھی مذموم حرکتوں سے باز آجائیں۔ اور ہدایت پا جائیں۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور ہمارا یہ اجلاس اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔۔۔

ہماری کانفرنس کا پہلے روز کا پروگرام جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پایا۔ جیسا کہ پوسٹر ہینڈبل وغیرہ میں یہ پروگرام درج تھا۔ دوسرے روز کا عنوان تھا "سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" اس کو بعض مسلمان کہلانے والوں کی حرکتوں نے ملتوی کروا دیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں کے دل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کس قدر عزت و عظمت ہے۔ بس یہ جلسہ ملتوی کروا کر درحقیقت ان لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے ؎

یہ توہین کر کے پھل ویسا ہی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا

درحقیقت یہ لوگ قابلِ رحم ہیں۔ جو سمجھتے نہیں ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ لہٰذا یہ سب لوگ بھی ہماری ہمدردی کے مستحق ہیں۔۔ عاجزانہ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے اور ان کو عقل اور سمجھ عطا فرما دے اور کانفرنس کے اعلیٰ نتائج برآمد ہوں۔ آمین

تربیتی اجلاس و بیعت

کانفرنس کے دوسرے روز مسجد احمدیہ امروہہ میں زیر صدارت مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ سال کی کانفرنس کے انعقاد کے بارہ میں مشورہ ہوا۔ اس کے بعد مولانا صاحب موصوف نے تقریبًا ایک گھنٹہ تربیتی امور پر تقریر فرمائی۔ اور بجنور کے ایک دوست بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اتر پردیش کی جماعتوں کے نمائندگان جو مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ ان مقامات کے نام یہ ہیں۔ لکھنؤ، شاہجہانپور، بریلی، میرٹھ، انجولی، صالح نگر، سردار نگر، سہارنپور، فتح پور، دہلی، راٹھ، سودھا، کھریا، پیلی بھیت، افضل گنج، دھمنان، بھیسانی قادیان دارالامان سے بھی مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب نائب ناظر اعلیٰ کی زیر قیادت متعدد احباب جماعت بچے اور خواتین تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور ان احباب جماعت کو جن کی کانفرنس میں شمولیت کی خواہش تھی مگر وہ اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ شمولیت نہیں فرما سکے اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ اسی طرح وہ دوست جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں کانفرس کے سلسلہ میں تعاون فرمایا ہے۔ ان سب کے لئے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب کے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا فرما دے۔ رپورٹ کی تیاری میں عزیز سیٹھ داؤد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ نے تعاون فرمایا ہے۔ موصوف کی روحانی جسمانی ترقی کے لئے بھی درخواستِ دُعا ہے۔

جماعتیں وقفِ جدید کا بجٹ مقررہ ٹارگٹ کے مطابق پُورا کرنے کی کوشش کریں!

"وقفِ جدید کا کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے
جماعتیں اس کے بجٹ کو بھی پورا کرنے کی کوشش کریں"۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ر جنوری ۶۷۷)

احباب کو معلوم ہے کہ وقفِ جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہونے میں صرف ۲ ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ دفتر ہذا کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ منظور شدہ بجٹ کا کثیر حصّہ ابھی تک احباب اور جماعتوں کی طرف سے داخلِ خزانہ نہیں ہوا۔ اس لئے تمام امراء و صدر صاحبان اور دیگر مقامی عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ مبذول فرمائیں تاکہ منظور شدہ بجٹ کی رقم وصول ہو کر جلسہ سالانہ سے قبل ہی سو فیصدی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو جائے۔

جزاکُمُ اللّٰہ احسن الجزاء ۞

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

"ہماری تعلیم" کا تلگو ترجمہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رُوح پرور مایۂ ناز تصنیف "کشتی نوح" میں سے ہماری تعلیم کے حصّہ کا تلگو زبان میں ترجمہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے حیدر آباد سے شائع کروایا ہے۔ جس دوست کو ضرورت ہو مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ
احمدیہ جوبلی ہال۔ افضل گنج۔
حیدر آباد (آندھرا پردیش)

درخواست ہائے دُعا

(۱) جماعتِ احمدیہ یاری پورہ کے اکثر لڑکے اور لڑکیاں یونیورسٹی اور سکول کے امتحانات میں شرکت کر رہے ہیں۔ احبابِ جماعت سب بچوں کی نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار: عبد الحمید ٹاک یاری پورہ۔

(۲) مکرم شفیق محمد افضل گنائی بمقام چھچکوٹ کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ میرے برادرِ اصغر مسمّی بشیر احمد صاحب گنائی ایم ایس بی۔ اے کے فائینل امتحان میں شریک ہو رہے ہیں ان کی نمایاں کامیابی اور ساتھ ہی حصولِ ملازمت کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ (مینیجر اخبار بدر قادیان)

(۳) مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ امریکہ کے والد مکرم بابا سراج الدین صاحب درویش مؤذن مسجد اقصےٰ کراچی میں بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی کے لئے احباب دُعا فرمائیں ۞ امیر جماعتِ احمدیہ قادیان۔

(۴) مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ بمبئی ٹائیفائڈ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ اور مقبول خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق پانے کے لئے دُعا فرمائیں۔ (امیر مقامی قادیان)

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۱۹ر اکتوبر ۶۷۸ء کو خاکسار نے منگا پلی (حیدر آباد سے ۷۰ میل دور) میں عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمود احمد عرف بالے صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم فضل احمد صاحب ابن محترم محمد نعمت اللہ صاحب چنداپوری سے مبلغ گیارہ صد روپیہ مہر کے عوض کیا۔ بوقتِ نکاح غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت فرمائی۔ بعد نکاح رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اس خوشی میں محترم محمد عظمت اللہ صاحب کرنول نے اعانتِ بدر اور شکرانہ فنڈ میں دس دس روپے اور مکرم محمد اعظم صاحب نے مذکورہ دونوں مدات میں پانچ پانچ روپے ادا کرتے ہوئے درخواستِ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ رحمت کرے آمین۔ (خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد)

مرمّت مقدّس مقامات
التّذکار

تقسیم مُلک کے بعد جو احمدی ہجرت کر کے چلے گئے تھے وہ قادیان اور اس کے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے ترستے ہیں۔ جب کبھی ان کو قادیان آنے کا موقعہ ملتا ہے تو وہ بیت الدّعا، بیت الفکر، بیت الذکر، بیت الریاضت، کمرہ پیدائش حضرت مسیح موعود علیہ السلام، کمرۂ پیدائش حضرت مصلح موعودؓ اور گول کمرہ میں بڑی رقت اور خشوع کے ساتھ دُعائیں کرتے ہیں۔ اور یہاں سے رخصت ہوتے وقت پھر ان مقدس مقامات کی دوبارہ زیارت کی حسرتیں لے کر جاتے ہیں۔ یہ مقامات جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت اُم المومنینؓ اور آپ کی مبشر اولاد میں چلتی پھرتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یقیناً انہیں تقدس عطا فرمایا ہے۔ اور ہم ہندوستان کے رہنے والے خوش قسمت ہیں کہ جب بھی چاہیں ان کی زیارت سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

یہ مقدس مقامات جن پر ساری جماعت کا یکساں حق ہے ہمارے پاس بطور امانت ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ اس امانت کو موجودہ جماعت اور آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ اور مضبوط رکھیں۔ (یہ تمام مکانات جو بعض ایک صدی اور ڈیڑھ صدی پُرانے ہیں۔ جن کی چھتیں لکڑی کی ہیں جو بوسیدہ ہو چکی ہیں اور ان کی دیواریں اور فرش بھی قابلِ مرمت ہیں) اگر ان مقدس مقامات کو ابھی جلد محفوظ و مضبوط نہ کیا گیا تو ہم ساری جماعت اور آئندہ نسلوں کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

جملہ احبابِ جماعت و عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان مقدس مقامات کی مرمت کے لئے زیادہ چندہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اظہارِ تشکّر و درخواستِ دُعا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور احبابِ جماعت کی دُعاؤں کے نتیجے میں میری منجھلی لڑکی نشاط شمیم نے ایم بی بی ایس پٹنہ یونیورسٹی کا فائینل امتحان پاس کر لیا۔ الحمد للہ۔ نشاط شمیم نے یونیورسٹی میں تیسرا نمبر پایا۔ اس خوشی کے موقعہ پر درویش فنڈ میں بیس روپے اور اعانتِ بدر میں پانچ روپے ارسال کرتے ہوئے قارئینِ بدر سے مزید دُعاؤں کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میری بچی کو صحت و سلامتی بخشے اور اعلیٰ تعلیم دینی و دنیوی سے نوازے آمین۔ (خاکسار: عذرا شمیم۔ آرہ۔ بہار)

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS- 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے ۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احباب مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں ۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارتِ مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے ۔ ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم درویشان کے استعمال میں آجاتا ہے ۔

(۲) ہندوستان کے مخلصین جماعت جو اس سال قادیان میں عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کرنا چاہتے ہیں وہ فی جانور یکصد ساٹھ تا یکصد ستّر روپے کے حساب سے ارسال فرمائیں ۔

(۳) بیرونی ممالک سے بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے ۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے اور ڈالر والے کرنسی کے مالک کم از کم بیس امریکن ڈالر ارسال فرمائیں ۔ اس حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگالیں ۔ اور براہِ مہربانی بروقت اطلاع بھجوا دیں ۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

مدراس میں مسجد احمدیہ و دار التبلیغ (کا)

افتتاح اور احمدیہ کانفرنس

مورخہ ۳ نومبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک مدراس میں احمدیہ دار التبلیغ و مسجد کا افتتاح مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ فرمائیں گے ۔ بعد ازاں ۴ و ۵ نومبر کو دو روزہ احمدیہ کانفرنس ہوگی ۔ ۵ نومبر کو صبح دس بجے احمدیہ دار التبلیغ کے ہال میں مذاکرہ ادیانِ عالم کا انعقاد ہوگا جس کا افتتاح گورنر مدراس شری پربھوداس پٹواری فرمائیں گے ۔ احباب ان تقاریب میں شرکت کر کے علمی و روحانی فوائد حاصل کریں ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

امتحان دینی نصاب

برائے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۵۸ ہش (۱۹۷۹ء) کے امتحان دینی نصاب کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صرف ایک تصنیف "آسمانی فیصلہ" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے ۔ احباب اس دینی نصاب میں کثرت سے شمولیت اختیار کر کے علمی و روحانی فائدہ حاصل کریں ۔ تمام عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین ، احباب جماعت کو امتحان کی اہمیت بتائیں کہ یہ امتحان اس لئے رکھے جاتے ہیں تاکہ احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا موقع ملے اس کی برکت اور اس سلسلہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اقتباسات اور ارشادات سے بھی سب کو روشناس کریں ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے ۔ اور جزائے خیر عطا فرمائے ۔ آمین ۔

امتحان دہندگان کے لئے کتب کی رعایتی قیمت 50 - ۰ پیسہ فی نسخہ رکھی گئی ہے ۔ ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا ۔ کتب نظارت دعوۃ و تبلیغ سے مل سکتی ہیں ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احمدیہ مسلم کیلنڈر

بابت سال ۱۳۵۸ ہش (۱۹۷۹ء)

احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سال آئندہ ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۹۷۹ء کا کیلنڈر ۲۲" × ۱۸½" کے سائز میں نہایت عمدہ دیدہ زیب ، اور مختلف جاذبِ نظر رنگوں میں شائع کیا جا رہا ہے ۔ کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا :-

(۱) کلمہ طیبہ جلی حروف میں کیلنڈر کی پیشانی کو زینت بخش رہا ہے ۔

(۲) کیلنڈر کے دائیں بائیں لوائے احمدیت اور منارۃ المسیح دکھائے گئے ہیں ۔

(۳) کیلنڈر کے وسط میں نہایت دلکش مختلف چار رنگوں میں "خانہ کعبہ" اور بیرونی ممالک کی مساجد میں سے دو مسجدوں کی تصاویر کے علاوہ دو ایمان افروز اقتباس بعنوان "اسلام کا مستقبل" "خاتم النبیین کی وضاحت" بزبان انگریزی دیئے گئے ہیں ۔

(۴) تاریخیں چار کاغذوں پر علیحدہ شائع کر کے کیلنڈر پر چسپاں کی گئی ہیں ۔ ہر کاغذ پر تین ماہ کی تاریخیں درج ہیں ۔ تمام علاقوں کی سہولت کے مدِ نظر تاریخیں انگریزی حروف میں درج کی گئی ہیں ۔

(۵) تاریخوں کے دائیں بائیں ہفتہ کے دنوں کے نام عربی ، فارسی ، انگریزی اور اردو چاروں زبانوں میں دیئے گئے ہیں ۔

(۶) سال ۱۹۷۹ء کی جماعتی و سرکاری تعطیلات کا بھی اندراج ہے ۔ جماعتی تعطیلات سبز رنگ میں اور سرکاری تعطیلات سُرخ رنگ میں ہیں ۔

(۷) کیلنڈر کے اوپر نیچے ٹین کی پتری لگائی گئی ہے تاکہ کیلنڈر دیر تک کار آمد رہے ۔

(۸) کیلنڈر کلکتہ میں زیرِ طبع ہے انشاء اللہ ماہ نومبر کے وسط میں قادیان پہنچ جائے گا ۔ جو جماعتیں یا مشن بذریعہ ڈاک کیلنڈر منگوانے کی خواہشمند ہوں وہ پہلے سے ہی اپنے آرڈر بُک کروائیں ۔

(۹) کیلنڈر کا ہدیہ باوجود گرانی کاغذ و اخراجاتِ طباعت صرف اڑھائی روپیہ (Rs. 2-50) ہے ۔ محصولِ ڈاک و اخراجاتِ رجسٹری علیحدہ ہوں گے ۔ چونکہ کیلنڈر کا ہدیہ لاگت کے مطابق رکھا گیا ہے جو محض تبلیغ و اشاعت کے پیشِ نظر ہے کوئی منافع لینا مقصود نہیں ۔ اس لئے خریداروں کو کمیشن نہیں دیا جائے گا ۔

(۱۰) جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے احباب جلسہ کے موقع پر ہی کیلنڈر حاصل کر سکتے ہیں ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان دار الامان میں جماعت احمدیہ کا ستاسیواں ۸۷ عظیم الشان

جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء منعقد ہوگا ۔ احباب بکثرت شرکت فرمائیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

وفات

مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو خاکسار کے خسر محترم ناظر خان صاحب وفات پا گئے ہیں ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

مرحوم موصی اور مخلص احمدی اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

خاکسار : عبد الصمد خان
کیرنگ (اڑیسہ)